احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 9- دسمبر 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 281 | سوموار 27 رجب- 1417ھ 9 فتح 1375ھش 9 دسمبر 1996ء

نیک دل، غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ

تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو- سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے- جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ رہ نہیں سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا- سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو لوگ خدا تعالیٰ سے الگ ہو کر زندگی کا کوئی حظ اٹھانا چاہتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ ان کی زندگی بہت ہی تلخ ہے کیونکہ حقیقی تسلی اور اطمینان بجز خدا میں محو ہونے اور خدا کو ہی ہر کام کا مرجع ہونے کے حاصل ہو سکتا ہی نہیں- ایسے لوگوں کی زندگی تو بہائم کی زندگی ہوتی ہے اور وہ تسلی یافتہ نہیں ہو سکتے- حقیقی راحت اور تسلی انہیں لوگوں کو دی جاتی ہے جو خدا سے الگ نہیں ہوتے اور خدا تعالیٰ سے ہر وقت دل ہی دل میں دعائیں کرتے رہتے ہیں-

مذہب کی صداقت اس میں ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے کسی حالت میں بھی الگ نہ ہو- وہ مذہب ہی کیا ہے اور زندگی ہی کیسی ہے کہ تمام عمر گزر جائے مگر خدا تعالیٰ کا نام درمیان کبھی بھی نہ آوے اصل بات یہ ہے کہ یہ سارے نقائص صرف بے قیدی اور آزادی کی وجہ سے ہیں اور یہ بے قیدی ہی ہے کہ جس کی وجہ سے مخلوق کا بہت بڑا حصہ اس طرز زندگی کو پسند کرتا ہے- (ملفوظات جلد پنجم ص 613)

ربوہ میں پولیو ڈے

○ مورخہ 7- دسمبر 1996ء کو ملک بھر میں پولیو ڈے منایا گیا- ربوہ میں بھی پولیو ڈے بھرپور انداز میں منایا گیا- اس روز 8200 بچوں کو پولیو سے بچاؤ کی دوا کے قطرے پلائے گئے- یہ بچے 5 سال کی عمر تک کے ہیں-

مکرم صدر صاحب عمومی نے اس کار خیر کی نگرانی کے لئے مکرم میجر عمر ہاشمی صاحب کو مقرر کیا- جنہوں نے 390 اطفال- خدام اور انصار پر مشتمل متعدد ٹیمیں تشکیل دیں- مکرم ڈاکٹر منیر مبشر صاحب ہیلتھ آفیسر اور مکرم رانا مظفر صاحب انچارج EPI محکمہ صحت کے تعاون سے یہ کام بخیر و خوبی انجام پایا- اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہمارے ملک کو اس موذی مرض سے پاک کردے-

یاد رہے کہ 8- جنوری 1997ء کو دوبارہ اس دوا کے قطرے پلائے جائیں گے- والدین سے درخواست ہے کہ 8- جنوری کو یاد رکھیں-

سانحہ ارتحال

○ مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (وقف عارضی) لکھتے ہیں-

ہماری بڑی بھاوجہ محترم مسعودہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ماسٹر عبدالسلام صاحب - وفات یافتہ) 11- نومبر 96ء کو وفات پا گئیں- اگلے دن ان کا جنازہ بیت المہدی گول بازار میں مکرم برادرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے پڑھایا اور عام قبرستان میں تدفین پر عاجز نے اجتماعی دعا کروائی- موصوفہ حضرت میاں فضل کریم صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کی بڑی بہو تھیں- ان کے ایک بیٹے عزیزم عبدالمنان طاہر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ہڈرزفیلڈ (U.K) ہیں- اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر و حوصلہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے-

ولادت

○ مکرم انتخاب احمد صاحب آف اسلام آباد کو خدا تعالیٰ نے 96-11-13 کو بیٹا عطا کیا ہے- نومولود کا نام احمد ہارون رکھا گیا ہے نومولود مکرم شریف احمد صاحب جنجوعہ کا پوتا اور مکرم محمد دین صاحب ایم اے کا پڑپوتا ہے- نومولود کی عمر درازی اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے-

محترم ڈاکٹر سعید احمد خان آف برطانیہ انتقال فرما گئے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جنازہ پڑھایا

احمدیہ ٹیلی ویژن نے جنازہ لائیو نشر کیا

احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے مخلص اور فدائی دوست، حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے سدھی محترم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب گزشتہ روز انتقال فرما گئے-

محترم ڈاکٹر صاحب کا جنازہ مورخہ 7 دسمبر 96ء کو پاکستان کے وقت کے مطابق شام سات بجنے میں 10 منٹ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے پڑھایا- جنازہ پڑھانے کی کارروائی احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ کی گئی-

حضرت صاحب نے جنازہ پڑھانے سے قبل محترم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب کو بھرپور انداز میں خراج تحسین ادا کیا- حضرت صاحب نے فرمایا کہ ڈاکٹر سعید احمد خان (جو ایک موذی بیماری کینسر میں مبتلا تھے) آخری وقت تک اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوئے- اور اگرچہ ڈاکٹروں نے انہیں لاعلاج قرار دے دیا تھا مگر وہ کہتے تھے کہ اللہ چاہے تو مجھے زندگی عطا کر سکتا ہے- وہ کہا کرتے تھے کہ اگر اللہ نے مجھے نئ

باقی صفحہ 7 پر

آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

9- فتح 1375 ھش   9 - دسمبر 1996ء

ہیرو ورشپ کا ایک پہلو

انسان اپنی زندگی کو بہتر بنانے کیلئے یا ترقیات کے حصول کی خاطر اپنے سامنے کوئی نمونہ رکھنا چاہتا ہے۔ اس کو ہیرو ورشپ بھی کہتے ہیں یعنی کسی شخص سے وہ اتنا متاثر ہوتا ہے کہ چاہتا ہے کہ جیسا وہ ہے ویسا ہی وہ خود بن جائے۔ اس طرح اسے یہ بات آسان لگتی ہے کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔ یعنی وہ اپنے ہیرو کی طرف دیکھتا ہے اور جو صفات اس میں اسے نظر آتی ہیں وہی اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن سب سے بڑا ہیرو اور سب سے بہتر خدا تعالیٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ خاصہ فطرت میں رکھا ہے کہ وہ نمونہ اپنے سامنے رکھے۔ تو حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نمونہ نہیں ہو سکتا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات پر غور کیا جائے اور یہ عزم کر لیا جائے کہ ہم نے اپنی استعداد اور اپنی استطاعت کے مطابق ان صفات کو اپنانا ہے۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اخلاق اپنائے جائیں اس کا بھی یہی مطلب ہے یعنی جو خدا تعالیٰ کی صفات ہیں وہ اپنے حدود کے اندر رہتے ہوئے اپنائی جائیں۔ خاص طور پر وہ صفات جن کا انسانوں کی زندگی کے بہتر بنانے سے خصوصی تعلق ہے۔ مثلاً خدا تعالیٰ میں عفو ہے۔ اگر انسان عفو کی صفت کو اپنا لے تو بہت سے جھگڑے شروع ہی نہیں ہوں گے اور اگر شروع ہوں گے تو فوری طور پر ختم ہو جائیں گے۔ جب انسان کو یہ احساس ہو کہ انسان غلطی کر سکتا ہے اور دوسرے شخص نے غلطی کی ہے اور غلطی کرنے والے کو معاف کر دینا چاہئے تو تعلقات میں خرابی پیدا ہی نہیں ہو گی۔

خدا تعالیٰ رحم کرتا ہے۔ ہم بھی اگر اپنی استعداد کے مطابق لوگوں پر رحم کریں تو یقیناً ہم اپنے معاشرے کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ ہر شخص کسی نہ کسی شخص سے تو مقابلے میں اس حیثیت میں ہوتا ہے کہ وہ چاہے تو اس پر رحم کرے اور اس کا دل موہ لے اور اس طرح آپس کے تعلقات کو بہتر بنا لے۔ رحم سے بھی آگے بڑھ کر وہ اس پر کرم کرے۔ اس کی مدد کرے۔ اس کا ہاتھ بٹائے۔ اس کو مشکلات میں سے نکالے۔ یہ خدا تعالیٰ کی ایک صفت ہے اس کو اپنانے سے بھی ہماری اجتماعی زندگی بہتر ہو سکتی ہے۔

ایک اور صفت جو انسانی معاشرے میں نظر آنی چاہئے وہ خدا تعالیٰ کی ستاری کی صفت ہے۔ خدا تعالیٰ پردہ پوشی کرتا ہے اگر ہم بھی دوسروں کی پردہ پوشی کریں تو ہمارے اور ان کے درمیان غلط فہمیاں پیدا ہی نہیں ہوں گی اور اس طرح ہمارے اپنے دل میں بھی دوسروں کے لئے محبت کے جذبات وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جائیں گے۔ اگر دوسروں میں غلطیاں ہیں تو ہم میں بھی یقیناً ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری غلطیوں کی پردہ پوشی کی جائے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی دوسروں کی پردہ پوشی کریں۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کی اس صفت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اردگرد بسنے والے لوگوں کی پردہ پوشی کرے تو اس کے اپنے عیوب بھی ڈھانپے جائیں گے۔ اس پر بھی کوئی طعن و تشنیع نہیں کرے گا اور دوسروں کو بھی ہم اچھی نظر سے دیکھنے لگیں گے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر کسی اور میں کوئی عیب ہے تو کیا ہم بالکل بے عیب ہیں۔ کیا ہم میں کوئی عیب نہیں اور اگر ہم دوسروں کے عیب ڈھانپیں نہیں تو کیا ہم بھی یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے عیب ڈھانپے نہ جائیں۔ ان کی تشہیر کی جائے۔ لوگوں کو بتایا جائے کہ ہم میں کیا کیا برائیاں ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ پس اگر ہم اپنے عیوب ڈھانپے رکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں دوسروں کی پردہ دری نہیں کرنی چاہئے۔ پردہ پوشی سے کام لینا چاہئے۔ جہاں تک دوسروں کے عیب کی بات کرنے کا تعلق ہے بعض اوقات یہ عادت بن جاتی ہے اپنے آپ کو تو ہم بہت پاک صاف سمجھتے ہیں۔ دوسروں میں ذرا سی بھی، چھوٹی سی بدی یا ذرا سا نقص بھی نظر آئے تو ہم اس کی تشہیر کرنے لگتے ہیں۔ اس طرح نہ صرف دوسرے شخص کو نقصان پہنچاتے ہیں بلکہ اس بدی کا عام طور پر ذکر کرنے سے بدی کی طرف میلان بھی پیدا کر دیتے ہیں۔ ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر ہم اپنے بھائی کے عیب چھپائیں تو خدا تعالیٰ ایسا انتظام کر دیتا ہے کہ ہمارے عیب بھی چھپائے جاتے ہیں۔ ان کی پردہ پوشی کی جاتی ہے۔ اور ایسا کرنے سے دونوں طرف تعلق خاطر بڑھتا ہے۔ ایک دوسرے کا احترام پیدا ہوتا ہے۔

یہ تو ہم نے دو تین ہی صفات بیان کی ہیں اگر ہم خدا تعالیٰ کی صفات پر غور کرتے رہیں اور ان کو اپنی زندگی میں حتی المقدور لاگو کرنے کی کوشش کرتے رہیں خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جائیں تو ہمیں کسی اور ہیرو کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ لیکن ضرورت پڑتی ہے تو اس طرح کہ ہماری نظر ایسے شخص کی طرف اٹھے جس نے خود اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کر لیا ہو۔ جس نے بھی ایسا کر لیا ہے وہ ہمارا ہیرو بننے کا حق دار ہے۔

اس سلسلے میں ہم یہ بھی کہنا چاہیں گے کہ ہیرو کی ضرورت دنیوی کاموں میں بھی ہے اور دینی امور میں بھی۔ ہمیں ہر وقت اس بات کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ کون سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے نیکی کو اپناتے ہوئے دنیوی معاملات میں کامیابی حاصل کی ہے۔ (کامیابی تو غلط راہ پر چل کر بھی حاصل کر لی جاتی ہے لیکن وہ کامیابی دائمی نہیں ہوتی اور اس سے برکت بھی چھن جاتی ہے)

پس نیکی اور کامیابی کو ہم آہنگ کرنے کے لئے ان لوگوں کی طرف دیکھنا چاہئے۔ جنہوں نے ہم سے پہلے ایسا کیا ہے۔ دینی امور میں رہنمائی حاصل کرنے کے لئے بھی ہمیں ایسے لوگوں ہی کی طرف دیکھنا چاہئے کہ جو اللہ والے ہیں۔ کیونکہ صرف ایسا کرنے ہی سے ہم روحانی امور میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

پس آیئے ہم ایسے لوگوں کی طرف دیکھیں جنہوں نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کر لیا ہے اور اس سے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے خود بھی خدا تعالیٰ کی صفات پر غور کریں اور غور کرتے ہوئے اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی سعی کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

آخرت با خدا فتد سروکار
خود نگہ کن بترس زاں دادار

آخرکار تجھے خدا سے ہی کام پڑے گا۔ تو آپ ہی سوچ لے اور اس عادل سے ڈر۔

در خرابات اوفتادہ دلے
خود بخود چوں بروں شود ز گلے

جو دل شراب خانہ میں پڑا ہوا ہے وہ دلدل میں سے آپ ہی کیوں کر نکل سکتا ہے۔

رو بہ باطل نہادۂ باز آ
دل بہ بدروئے دادۂ باز آ

تو نے باطل کی طرف توجہ کر رکھی ہے باز آجا۔ ایک بدصورت پر عاشق ہو گیا ہے تو باز آجا۔

در مزابل فتادۂ باز آ
ایں کجا استادۂ باز آ

تو نجاست کی کوڑیوں پر پڑا ہوا ہے باز آ کہاں کھڑا ہے باز آ۔

آخر اے لاف زن زعقل و خرد
ہوش کن پا منہ بروں از حد

اے عقل و خرد کی لاف و گزاف مارنے والے ہوش میں آ۔ اور حد سے پاؤں باہر نہ رکھ۔

دم زدن در خیال ہائے محال
ہست شوریدہ مشربی و ضلال

ناممکن باتوں کا دعویٰ کرنا۔ بداطواری اور گمراہی ہے۔

ہر کہ رخت افگند بہ ویرانہ
مے نماید بتر ز دیوانہ

جو شخص ویرانوں میں اپنا ٹھکانا بناتا ہے وہ پاگلوں سے بھی بدتر ہے۔

چوں چنیں سر زنی زراہ صواب
چہ ندانی کہ آخراست حساب

تو نیکی کے راستے سے اس طرح کیوں انکار کرتا ہے کیا نہیں جانتا کہ آخر حساب دینا پڑے گا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس شخص سے مخاطب ہوتے ہوئے جو محض دنیاداری کے گند میں پڑا ہوا ہے فرماتے ہیں کہ آخر تجھے اس دنیا کو چھوڑ کر خدا ہی سے واسطہ پڑے گا اور خدا عادل ہے انصاف کرتا ہے اور تیری باتوں کو بری ہونے کی وجہ سے کسی طرح بھی پسند نہیں کر سکتا۔ تیری حالت تو وہ ہے کہ شراب خانے میں پڑا ہے۔ اور یہ ایک ایسی دلدل ہے کہ تو از خود اس میں سے نکل کر صاف نہیں ہو سکتا۔ تیری موجودہ حالت کی وجہ یہ ہے کہ تو نے باطل کی طرف توجہ کر رکھی ہے اور یہ دنیا جو بدصورت ہے اس پر تو عاشق ہو گیا ہے۔ اس سے محبت کرنے لگا ہے۔ تجھے چاہئے کہ اس محبت سے باز آجائے اور خدا کی طرف دل لگائے۔ جہاں تو کھڑا ہے کہا جا سکتا ہے کہ وہ کوڑا کرکٹ ہے۔ تجھے یہاں کھڑا نہیں ہونا چاہئے۔ اپنے آپ کو بہت بڑا عقلمند سمجھتے ہوئے تو حدود سے باہر نکل کر باتیں کرتا ہے۔ جو تیرے لئے کسی طرح مفید نہیں۔ ایسی باتیں جو ممکن ہی نہیں ان کے کرنے کا دعویٰ کرتا ہے اور یہ حقیقت میں بداطواری اور گمراہی ہے۔ جو شخص بستیوں کو چھوڑ کر ویرانوں میں اپنی جگہ بناتا ہے وہ ان لوگوں سے بھی زیادہ برا ہے جنہیں پاگل کہتے ہیں۔ چاہئے تو یہ کہ تو نیکی کے راستے سے انکار نہ کرے کیونکہ آخرکار تجھے خدا تعالیٰ سے واسطہ پڑے گا اور وہاں ہر بات کا حساب دینا پڑے گا۔ جو باتیں تو کر رہا ہے وہ کسی طرح بھی قابل قبول نہیں۔

حضرت صاحب کے ان اشعار سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ بری باتوں کو چھوڑے اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ مبذول کرے۔ یہی حقیقی دانشمندی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔

ڈاکٹر سلام کی رحلت

روزنامہ فرنٹیئر پوسٹ کا اداریہ

ڈاکٹر عبدالسلام جو کہ ہمارے ملک کے سب سے عظیم سائنس دان اور بنی نوع انسان کے ہمدرد انسان تھے وفات پا گئے ہیں۔ ان کی عمر 70 سال تھی۔ نوبل انعام حاصل کرنے والے یہ واحد پاکستانی کچھ عرصہ سے دماغ کو کمزور کر دینے والی بیماری میں مبتلا تھے۔ ان کی موت نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر کی (-) قوم کی سائنس کے لئے بہت بڑا نقصان ہے۔

فزکس کے شعبہ میں اپنی خدمات کی وجہ سے وہ وسیع حلقہ میں عزت و احترام کی نظروں سے دیکھے جاتے تھے۔ دوسرے بہت سے عظیم لوگوں کی طرح ڈاکٹر سلام کی زندگی سادگی کی آئینہ دار تھی۔ انہوں نے اپنے آپ کو سائنس اور خاص طور پر فزکس کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ اس کے علاوہ ان کی زندگی میں اور کوئی بھی چیز اہمیت نہیں رکھتی تھی۔ تاہم ان کو ایک اور چیز سے بھی بہت محبت تھی۔ اور وہ تھا پاکستان۔ لیکن زندگی کے آخری حصے میں وہ اس بات پر غم زدہ رہنے لگے تھے کہ وہ اپنے ہم وطنوں سے وہ عزت اور قدر افزائی حاصل نہیں کر سکے جو انہیں باقی دنیا سے ملی۔ ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے پاکستان کے علماء ان کی عظیم الشان کامیابیوں سے نفرت کا اظہار کرتے تھے۔

کوئی قوم کتنی احسان ناشناس ہو سکتی ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان کی بیماری اور اس کی شدت کے متعلق پاکستان میں بہت کم لوگوں کو علم ہو سکا۔

ڈاکٹر سلام سپارکو کے بانی چیئرمین تھے۔ سپارکو وہ واحد ادارہ ہے جو کہ خلا میں ریسرچ کرنے کا کام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ساٹھ کے دہاکے میں انہوں نے صدر پاکستان کے چیف سائنٹفک ایڈوائزر کے طور پر بھی کام کیا تھا۔ یہ بات بڑی عجیب لگتی ہے کہ ہم قوم کی تعلیمی پالیسی کے بنانے میں تو ان کی مدد اور رہنمائی حاصل کرنے کے خواہش مند تھے (جس کا انہوں نے کبھی انکار نہیں کیا تھا) لیکن ہم دوسرے قومی ہیروز کی طرح ان کی عزت و تکریم کرنے پر رضامند نہ تھے۔ روشن خیال لوگوں کے لئے ڈاکٹر سلام کی ناقدری بہت تکلیف دہ تھی۔ لیکن ان کی عظمت کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ باوجود مذہبی لوگوں کی طرف سے اشتعال انگیزی کے انہوں نے پاکستان کے نوجوان سائنس دانوں کو سپانسر کرنے اور ان کی مدد کرنے کا کام ہمیشہ جاری رکھا۔

ڈاکٹر سلام ترقی پذیر ملکوں کے لئے سائنس کی اہمیت کے سلسلے میں ایک بہت طاقتور اور بااثر وکیل تھے۔ فزکس کی دنیا میں انہوں نے یونیفیکیشن تھیوری کی صورت میں ایک ورثہ پیچھے چھوڑا ہے جو کہ مستقبل میں فزکس میں ہونے والی ترقی کے لئے پیمانہ کا کام دے گا۔ اسی کی وجہ سے انہیں 1979ء میں نوبل انعام دیا گیا۔ ان کا ایک اور عظیم ورثہ اٹلی میں واقع تھیوریٹیکل فزکس کا انٹرنیشنل سنٹر ہے۔ جس میں ترقی پذیر ممالک کے تقریباً ایک ہزار سائنس دان ہر سال ٹریننگ کے لئے آتے ہیں۔

ڈاکٹر سلام کیوں اپنے مادر وطن میں نہ رہ سکے اس کی وجوہات بالکل واضح ہیں۔ وہ جانتے تھے کہ یہاں سائنس کے لئے کوئی بھی نرم گوشہ نہیں رکھتا۔ جس کی وجہ سے ان کے اندر ریسرچ اور تحقیق کا جو جذبہ تھا اس پر منفی اثر پڑنے کا احتمال تھا۔ درحقیقت ان کا اس ملک کو خیرباد کہنے کا فیصلہ ایک صحیح فیصلہ تھا۔ ان کو پاکستان میں ان کی وصیت کے مطابق دفن کیا جا رہا ہے۔ اب یہ دیکھنے والی بات ہے کہ ان کے ہم وطن ان کی وفات کے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہیں۔ ہمیں ان کے سلسلے میں اپنی ماضی میں کی گئی غلطیوں کا مداوا کرنا چاہئے۔ اور ان کے لئے بہترین خراج تحسین یہ ہو گا کہ اس ملک کی بہترین یونیورسٹی کا نام تبدیل کر کے ان کے نام پر رکھا جائے۔

(دی فرنٹیئر پوسٹ ہفتہ 23- نومبر 96ء)

ہماری تاریخ

محترم شیخ نصیر الدین احمد نے نائیجیریا کے ہفتہ وار اخبار دی ٹروتھ کے 21 فروری 1958ء کے شمارے میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے متعلق ایک مضمون میں لکھا کہ آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فرزند تھے اور انہی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے دی گئی پیش خبریوں کے نتیجہ میں پیدا ہوئے تھے۔ جب آپ 19 سال کے ہوئے تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ وفات پا گئے اور آپ نے ان کے سرہانے کھڑے ہو کر خدا تعالیٰ سے عہد کیا کہ وہ ان کے مشن کو آگے بڑھاتے رہیں گے۔ اور یہ بھی کہا کہ اگر ساری دنیا آپ کو چھوڑ جائے تب بھی آپ اس مشن کے لئے کام کرتے رہیں گے۔ جب آپ کی عمر 25 سال ہوئی تو حضرت امام جماعت الاول (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اللہ کو پیارے ہو گئے اور جماعت نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو امام ثانی منتخب کر لیا اس موقعہ پر کئی جماعت کے اکابرین سلسلے سے الگ ہو گئے اور انہوں نے کسی اور جگہ پر جا کر اپنا مرکز بنا لیا۔ 1934ء میں حضرت صاحب نے تحریک جدید شروع کی جس کے 19 مطالبات تھے اور جس کے ذریعے بیرونی ممالک میں جماعتیں قائم کی گئیں۔ کلام الٰہی کی اشاعت کی گئی۔ بیوت الحمد تعمیر کئے گئے اور اسی طرح اور بہت سے کام جن کی وجہ سے جماعت کو خاصا استحکام حاصل ہوا کئے گئے۔ اگرچہ یہ تحریک

باقی صفحہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

حضرت سردار عبد الرحمان صاحب (سابق مہر سنگھ)

(ولادت 1872ء - بیعت 1890ء - وفات 1952ء)

حضرت سردار عبد الرحمان صاحب سابق مہر سنگھ کا شمار حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز رفقاء میں ہوتا ہے۔ آپ سن 1872ء کے قریب جالندھر کے ایک گاؤں میں سکھوں کے گھر پیدا ہوئے بارہ سال کی چھوٹی عمر میں آپ حق کی تلاش میں اکیلے گھر سے نکلے اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر آپ کی رہنمائی اور دستگیری فرمائی ہر قسم کے خطرات سے بچایا اور بعض نیک لوگوں کے ہاتھوں منتقل ہوتے ہوئے آپ حضرت مولوی خدا بخش صاحب جالندھری کے ہاتھ لگ گئے انہوں نے 1889ء میں ہی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت کرنے کی توفیق پالی تھی۔ وہ 1890ء میں سردار صاحب کو لے کر قادیان گئے جہاں حضرت سردار عبد الرحمان صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کی دستی بیعت کی اس وقت آپ کی عمر 18 سال کی تھی اس کے جلد ہی بعد آپ حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب کی کفالت میں آگئے پہلے جموں گئے اور جموں سے بھیرہ منتقل کر دیئے گئے بھیرہ سے ہی آپ نے مڈل اور میٹرک کے امتحانات پاس کئے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعے ہی حضرت مولوی نور الدین صاحب کے حوالے کئے گئے تھے جیسا کہ حضرت صاحب کے بعض ان خطوط سے اندازہ ہوتا ہے جو آپ نے اپنے مرید کامل حضرت مولوی نور الدین صاحب کو تحریر فرمائے ایک خط میں حضرت صاحب نے تحریر فرمایا کہ شیخ عبد الرحمان نو (احمدی) لڑکا ایک ہفتے سے میرے پاس ٹھہرا ہوا ہے اس کی طرف سے یہ آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر دو چار روز تک آپ نے لودہانہ میں تشریف لانا ہو تو وہ اس جگہ ٹھہرے ورنہ جموں میں آجائے۔

(مکتوبات جلد پنجم نمبر 2 مکتوب 72)

دراصل حضرت مولوی نور الدین صاحب درویشوں، طالب علموں، مسکینوں اور نو احمدیوں کی تعلیم و تربیت کا بہت شوق رکھتے تھے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے جموں اور بھیرہ قیام کے دوران آپ بھیرہ میں رہے اور اس کے بعد قادیان مولوی صاحب کے پاس چلے گئے آپ نے تعلیم بھی جاری رکھی اور سلسلہ کی خدمت بھی کرتے رہے جموں کے خلیفہ نور الدین صاحب کی صاحبزادی سے سردار عبد الرحمان صاحب کا رشتہ حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب نے ہی کروایا تھا اور قادیان میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب اور کئی دوسرے رفقاء کی موجودگی میں نکاح کا اعلان فرمایا تھا۔ حضرت سردار عبد الرحمان صاحب مہر سنگھ کو خدمت دین اور دعوت الی اللہ کا جنون تھا اور پھر آپ کو ایسی نیک اور پاک صحبت میسر آئی کہ آپ کی استعدادیں نشوونما پاکر خدمت دین میں استعمال ہوئیں۔ آپ قادیان میں ٹیچر لگ گئے اور طلباء کی تربیت، دعوت الی اللہ اور وقف ایام اور نئے گاؤں سے رابطوں اور قلمی اور لسانی کوششوں میں بہت آگے نکل گئے ہیڈ ماسٹر بن کر آپ دو سال کے لئے جزائر انڈیمان بھی گئے اور سری لنکا وغیرہ کا بھی سفر اختیار فرمایا اور بڑی دلیری اور ہمت سے دعوت الی اللہ کا حق ادا کیا واپس آکر آپ پھر قادیان کے سکول میں لگ گئے قادیان میں گھر بنایا دو اور شادیاں بھی کیں تقسیم ہند کے بعد نقل مکانی کر کے پاکستان آئے اور بھلوال میں قیام پذیر ہوئے اس وقت آپ کی پہلی دو بیویاں وفات پا چکی تھیں اور تیسری بیوی اور ان کے بچے ہمراہ تھے بھلوال رہ کر بھی عمر کی زیادتی اور صحت کی خرابی کے باوجود بہت علمی اور عملی کام کئے اور بالآخر اسی برس کی عمر میں 9 جون 1952ء کو وفات پا گئے وفات سے چند روز قبل آپ کے بڑے سے دوسرے نمبر پر بیٹے سردار بشیر احمد صاحب آپ کو "رسول" لے گئے جہاں وہ انجنیئرنگ کالج میں انسٹرکٹر تھے اور وہیں آپ کا وصال ہوا۔ ربوہ تابوت لے جایا گیا حضرت امام الثانی نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی آپ نے 1907ء میں وصیت فرمائی تھی

آپ کی زندگی ایک عام انسان کی زندگی نہ تھی بلکہ آپ نے بہت انقلابی اور بھرپور زندگی گزاری آپ تعلق باللہ کے اعلیٰ مقام پر بہت جلد فائز ہو گئے تھے حضرت بانی سلسلہ اور حضرت امام الاول اور بعد میں حضرت امام الثانی سے آپ نے بہت برکت اور فیض حاصل کیا آپ بہترین داعی الی اللہ اور واعظ تھے مقرر تھے مصنف تھے۔

آپ کی زندگی کا سب سے نمایاں پہلو دعوت الی اللہ تھا اور اسی رنگ میں آگے آپ کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب (وفات یافتہ) ساری عمر خدمت کرتے رہے۔ یہ آپ ہی کی تربیت اور دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ ایبے سینیا میں بالخصوص ڈاکٹر صاحب نے بڑی خدمت کی توفیق پائی عدن اور مغربی افریقہ میں بھی خدمت کرتے رہے اور کئی قوموں تک آپ نے پیغام حق بڑی جرآت سے پہنچایا۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے ساتھ ہوں) نے اس دور میں متعدد بار اپنے خطبات اور تقاریر میں حضرت سردار عبد الرحمان صاحب کی دعوت الی اللہ اور اس کے نتیجہ میں نیک ثمرات کا ذکر فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی خاطر حضرت سردار عبد الرحمان صاحب اپنے خاندان سے کاٹے گئے اور آپ کے پہلے خاندان کا سلسلہ منقطع کر کے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے ایک نئے خاندان کی بنیاد رکھی اور آپ کی اولاد کو دینی اور دنیوی نعماء عطا فرما کر ساری دنیا میں پھیلا دیا۔ اور یہ سب معجزات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور امامت کی برکتوں سے رونما ہوئے ہیں آپ نے کئی موقعوں پر اس کا اظہار فرمایا ہے۔

حضرت سردار عبد الرحمان صاحب (مہر سنگھ) کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ذاتی خدمت کی بھی توفیق ملی خاندان کے بعض بچوں کو آپ نے بڑے خلوص سے پڑھایا حضرت امام اول کے تو گویا آپ گھر کے ہی فرد تھے حضرت امام اول کی خدمت آپ نے حقیقی بچوں سے بڑھ کر کی اور حضرت امام الثانی کا زمانہ بے نظیر وسعتوں کا زمانہ ہے اور اس زمانہ کی تاریخ میں جن لوگوں نے حضرت امام الثانی کا دست و بازو بن کر وسعتی منصوبوں پر عملی طور پر کام کیا اس میں حضرت سردار صاحب اور آپ کے بڑے بیٹے سردار ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا نام بھی نمایاں طور پر لکھا جائے گا آپ کی کتب، مضامین اور اشتہارات کے مطالعہ سے ایک خاص کیفیت محسوس ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین کامل اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر نہ صرف یقین بلکہ اس کا عملی ثبوت مسلسل نظر آتا ہے بعض حقائق ظریفانہ رنگ میں بھی ملتے ہیں جنہیں بعض وقتوں میں قابل اعتراض گردانا گیا لیکن چونکہ خلوص نیت سے لکھے گئے تھے اس لئے حضرت امام الثانی نے بھی اس کا دفاع کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ آپ کی حفاظت فرمائی۔ آپ بے نفس اور نڈر انسان تھے۔ چند بار اسیر راہ مولیٰ بھی ہوئے لیکن اپنے کام میں سست نہ ہوئے آپ کے بیسوں واقعات دعوت الی اللہ آپ کی سوانح میں ملک صلاح الدین صاحب ایم نے لکھے ہیں ڈاکٹر عبد القدوس صاحب (جو نواب شاہ میں راہ حق میں قربان ہوئے) نے خاکسار کو 1974ء میں بتایا (جب خاکسار ملازمت کے سلسلہ میں نواب شاہ تھا) کہ حضرت سردار صاحب چھٹی کے دن طلباء کو لے کر قادیان سے باہر کسی قریبی گاؤں میں جاتے تھے اور دعوت الی اللہ کرتے تھے اور اکثر اس راہ میں دکھ اٹھاتے تھے لیکن صبر اور اخلاق حسنہ کا اظہار فرماتے تھے اور پھر ایک ہفتے بعد وہیں پہنچ جاتے تھے ڈاکٹر صاحب ہنس کر بتاتے تھے کہ ہم چھوٹے بچے تھے (سکول کی ابتدائی کلاسوں میں) اور ہم نے بھی ان کے ساتھ کئی بار تھپڑ کھائے وہ بتاتے تھے کہ حضرت ماسٹر صاحب نے کبھی بھی ان تکالیف کا جو انہیں دعوت الی اللہ کے تعلق میں پہنچیں اظہار نہیں کیا۔

خاکسار کے والد صاحب کو حضرت سردار

پروفیسر ڈاکٹر عبد السّلام صاحب کی یاد میں

سلام اس پر کہ علم و حکمت میں کتنا اونچا ہے نام جس کا
سلام اس پر کہ غیر سارے بھی مانتے ہیں مقام اس کا
سلام اس پر کہ اک کرشمہ تھی ذات جس کی حیات جس کی
سلام اس پر وطن کی حرمت کی پاسداری پیام جس کا

ملے تھے اعزاز دنیا بھر سے سلام تجھ کو نگر نگر سے
امامِ رابع کی شفقتوں کا بڑا تھا اعزاز اپنے گھر سے
رہا سدا تجھ پہ رب کا سایہ کبھی نہ کبر و غرور آیا
ملے جو تجھ کو مقامِ عالی نہ چھپ سکیں گے کسی نظر سے

زمانے بھر کی حدوں سے آگے گیا تھا فکر و خیال تیرا
کہ برق و جوہر کی طاقتوں کا ہے ایک کرنا کمال تیرا
یہ ایک نوبل کی بات کیا ہے ابھی تو اور اعتراف ہونگے
بھُلا سکے گی نہ تجھ کو دنیا کبھی نہ ہوگا زوال تیرا

ظہور الدین بابر- ایم اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب سے بہت عقیدت تھی اور خاص تعلق تھا والد صاحب (مکرم فضل الرحمان بسمل صاحب) نے اپنی کتاب "بھیرہ کی تاریخ احمدیت" میں حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب امام اول کے مختصر حالات زندگی میں حضرت سردار عبد الرحمان صاحب سابق مہر سنگھ کا ذکر بھی کیا ہے والد صاحب تحریر فرماتے ہیں "(حضرت امام اول) کو درویشوں، طالب علموں، مسکینوں اور خاص طور پر نو (احمدیوں) کی تعلیم و تربیت کا بہت خیال رہتا تھا آپ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی ان دنوں جالندھر کے ایک سکھ نوجوان مہر سنگھ نے (دین حق) قبول کیا....... نام عبد الرحمان رکھا گیا وہ حضرت امام الاول کی تربیت میں بھیرہ آگئے میرے والد صاحب کے کہ ان کا نام بھی عبد الرحمان تھا ہم جماعت اور دوست بن گئے تھے والد صاحب کو حضرت مولوی (نور الدین) صاحب کے خاندان سے دودھ کا رشتہ تھا اس لئے ہر دو عبد الرحمان اکٹھے (حضرت امام اول) کے مکان پر آتے جاتے اور لکھتے پڑھتے تھے مڈل کا امتحان دونوں نے ضلع کے صدر مقام شاہ پور میں جا کر دیا۔ سردار عبد الرحمان صاحب (حضرت امام اول) کی معیت میں پھر کشمیر چلے گئے وہیں ان کی شادی کرائی گئی پھر وہ قادیان پہنچے اور حضرت (بانی جماعت احمدیہ) کے (خاص) (رفقا) میں شمولیت کا شرف پایا ایف اے، ایس اے وی کے بعد قادیان میں ٹیچر لگ گئے پھر بی اے بھی کر لیا آپ بہت نیک اور خدا رسیدہ انسان تھے (دعوت الی اللہ) کا بہت شوق رکھتے تھے بہت سے لوگ آپ کی (دعوت) سے احمدیت میں داخل ہوئے سردار صاحب فرماتے تھے کہ دعوت الی اللہ کے کام سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور دعائیں قبول فرماتا ہے۔ میں نے ان کی قبولیت دعا کے کئی نشان خود دیکھے ہیں۔ آپ 17-1916ء میں انڈمان میں ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے دو سال بعد واپس آکر پھر قادیان میں اپنی آسامی سنبھال لی پھر آپ مدرسہ احمدیہ میں انگلش ٹیچر رہے پارٹیشن کے بعد آپ بھلوال آکر مقیم ہوئے 1951ء میں بندہ ان کی دعا سے تبدیل ہو کر بھلوال آیا (والد صاحب بھی بی اے بی ٹی ٹیچر تھے) آپ نے ازراہ کرم اپنے مکان میں مجھے جگہ دی۔ بڑی شفقت فرماتے تھے۔ مجھے ان سے بے حد فیض روحانی حاصل ہوا۔ آپ پاکیزہ خو تھے۔ غصہ نام کو نہ تھا۔ حوصلہ مند اور صابر شاکر تھے (دعوت الی اللہ) آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا سفر میں... لٹریچر نمایاں طور پر ہمراہ رکھتے تھے۔ گھر بیٹھتے تو (دعوتی) اشتہارات دستی لکھ لکھ کر در و دیوار پر چسپاں کرتے۔

حضرت سردار صاحب کے چھ لڑکے اور چھ لڑکیاں ہیں اکثر ڈاکٹر اور انجنیئر ہیں سردار صاحب 1952ء میں فوت ہو کر بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ کے بڑے لڑکے ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب کی لڑکی سے میرا لڑکا محمود مجیب اصغر (انجنیئر) 1969ء میں بیاہا گیا حضرت امام الثالث نے نکاح پڑھا۔

(بھیرہ کی تاریخ احمدیت ص 14 تا ص 15)

حضرت سردار عبد الرحمان صاحب سابق مہر سنگھ کی داستان بہت طویل ہے آپ کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت امام اول اور حضرت امام ثانی سے بڑی دعائیں ملیں آپ نے قلمی کوششیں بھی کیں لسانی کوششیں بھی کیں، دعوت الی اللہ کے لئے سفر بھی کئے اور کثرت سے کئے دعائیں بہت کیں اور بزرگوں سے کروائیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑے ہی فضلوں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل آپ کی ذات تک محدود نہ رہے بلکہ آپ کی نسلوں تک آگے آگے سرایت کرتے چلے گئے اور اس پر ایک دنیا گواہ ہے حضرت امام ثانی نے آپ کے بارہ میں فرمایا (دعوت الی اللہ) کا اتنا جوش ہے کہ بعض کی نظروں میں جنون ہے ایسے وجود نہایت ہی مفید ہوتے ہیں"

(الحکم 21 جولائی 1924ء)

حضرت سردار عبد الرحمان صاحب نے 8 جولائی 1950ء کو اہل و عیال کے لئے ایک وصیت تحریر کی فرمایا "اگر تم لوگ (رفقاء) کی برکات سے حصہ لینا چاہتے ہو تو ہماری طرح کشتی..... کا مطالعہ کیا کرو میں اب بھی سال میں دو ایک مرتبہ اسے پڑھتا ہوں.... ہم کشتی...... پڑھ پڑھ کر بعض ہدایات کو خط کشیدہ کر لیتے تھے اور ہفتہ بعد دیکھتے کہ وہ نقص دور ہوا یا خوبی ہم میں پیدا ہوئی یا نہیں...

اگر کوئی خدا تعالیٰ کا کام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔ ہمسایوں کو (کلام الہی) اور دین سکھاؤ تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے خاندان کو بابرکت کر دے... خدا تعالیٰ کے لئے اور اپنے ذاتی آرام اور خوشحالی کے لئے دین کی خدمت مال اور جان اور جسم سے کرو۔"

آپ کے بیٹے سردار بشیر احمد صاحب (انجنیئر) نے اپنی کتاب داستان حیات میں آپ کے کئی غیر مطبوعہ اور مطبوعہ واقعات دیئے ہیں جو قبولیت دعا سے تعلق رکھتے ہیں خود حضرت امام الرابع (ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہوں) نے 16- اپریل 1991ء کے خطبہ میں اور بعض اور خطبات اور جلسہ سالانہ برطانیہ پر عورتوں کے خطاب میں حضرت سردار صاحب پر نازل ہونے والے افضال الہی کا بڑی محبت سے ذکر فرمایا ہے جو احمدیت کی خدمت کی بدولت آپ پر نازل ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت سردار صاحب اور آپ کے تمام ساتھیوں کے درجات اپنے قرب میں بلند کرتا رہے اور آپ کی جسمانی اور روحانی اولاد کو آپ کی نیکیوں کا حقیقی وارث بنائے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

آپ نے کئی ان باتوں کو بیان کیا ہے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بیان فرمائیں ایک موقعہ پر آپ نے بتایا کہ (حضرت بانی سلسلہ) نے فرمایا دنیا کے کارخانہ میں دراصل اللہ تعالیٰ کی ذات کام کر رہی ہے انسان یہ نہ کہے کہ میں کچھ ہوں اور میں کچھ کر لوں گا انسان اپنی جگہ سے اٹھ نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا اذن نہ ہو۔ ایک پتا ایک درخت سے بغیر حکم الہی کے جدا نہیں ہو سکتا ہر ایک چیز پر اللہ تعالیٰ کا قبضہ اور تصرف ہے۔

(بحوالہ داستان حیات ص 290)

آپ نے حضرت مولوی نور الدین صاحب امام اول کے بھی بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے ہیں جن کے آپ چشم دید گواہ ہیں تمام رفقاء نے جو کچھ حاصل کیا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی برکت اور فیض سے حاصل سے کیا اور یہی کیفیت حضرت امام اول کی تھی۔ سردار صاحب فرماتے ہیں:-

"ابتدائی زمانہ میں (قادیان میں) نہ کوئی ہسپتال تھا نہ سیونگ بینک ڈاک خانہ کا اکثر لوگ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے پاس اپنا روپیہ امانت جمع کروایا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک مہمان نے کہا کہ میں نے چار بجے شام کی گاڑی پر وطن کو جانا ہے میرا روپیہ دے دیں مجھے معلوم تھا کہ اس وقت آپ کے گھر میں روپیہ موجود نہیں کیونکہ اکثر میں ہی گھر کے کام کاج کرتا اور سودا لایا کرتا تھا بلکہ برسات میں کوٹھے پر مٹی بھی ڈالا کرتا تھا حضرت مولوی صاحب نے اپنی صدری کی جیب میں سے دو روپے نکال کر مجھے دیئے اور فرمایا فلاں بیوہ کے گھر دے آؤ چنانچہ میں نے تعمیل ارشاد کی پھر آپ کے مطب میں آکر بیٹھ گیا بارہ بجے کے قریب ایک غیر معروف شخص آیا اس نے ایک سو تراسی روپے چاندی کے مولوی صاحب کے سامنے رکھ دیئے ہم نہیں جانتے تھے کہ یہ کون ہے اور کہاں سے آیا ہے وہ روپیہ ڈال کر چلتا ہوا۔ حضرت مولوی صاحب نے مجھے فرمایا کہ وہ مہمان جو روپیہ مانگتا تھا کہاں ہے؟ میں نے عرض کی کہ مہمان خانہ میں ہے فرمایا کہ اسے بلا لاؤ۔ چنانچہ میں اسے بلا لایا حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہم نے تو اللہ تعالیٰ سے سودا کیا تھا کہ دو روپے کسی مستحق بیوہ کو دیئے اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں یہ روپیہ ارسال کر دیا ہے"۔

(.... جلد ہفتم ص 46، ص 47)

آپ کی قلمی کوششوں کے بارہ میں بھی کچھ لکھنا مناسب ہوگا اس کے پس منظر میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی براہ راست تحریک ہے جیسا کہ ایک بار جب کہ آپ کی آنکھیں خراب تھیں حضرت صاحب نے استفسار فرمایا "میں نے کہا تھا کہ نو (احمدی) سلسلہ کے متعلق کچھ لکھیں آپ نے کچھ لکھا کہ نہیں؟ آپ نے عرض کیا "میں نے ارادہ کیا ہوا ہے اور (اللہ نے چاہا) خوب لکھوں گا مگر اب آنکھوں میں سخت تکلیف ہے اس وقت نہیں لکھ سکتا" اس پر حضرت صاحب نے فرمایا "نیت کر لو خدا توفیق دے گا اور ہم (اللہ نے چاہا) دعا کریں گے آنکھیں ٹھیک ہو جائیں گی" چنانچہ حضرت بانی سلسلہ کی دعاؤں سے چند دنوں بعد آپ کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں اور آپ نے جیسا کہ وعدہ کیا تھا قلم اٹھا لیا اور لکھنا شروع کر دیا کتب اور پمفلٹس وغیرہ ملا کر تین درجن سے زیادہ کتابیں آپ نے لکھنے کی توفیق پائی اور بزرگان سلسلہ سے خراج تحسین حاصل کیا۔

آپ اپنی تحریرات کے بارہ میں لکھتے ہیں "اس خدائے پاک کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس کتاب کے ہر سہ حصص کی تالیف میں.... بعض لطیف مضامین خاص ایماء الہی سے تحریر کئے گئے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو کتاب اتنا طول نہ پکڑتی کہ بجائے تعمیل ارشاد حضرت صاحب اور 40 صفحات کے قریباً 400 صفحات کی کتاب تیار ہو جاتی .... اس کار خیر کے اور ثواب عظیم کے باعث اور محرک حسب معمول ہمارے مولوی نور الدین صاحب ہی ہوئے ہیں جو ہمیشہ ہر نیک تحریک میں سب سے آگے قدم رکھتے ہیں... میں تو منفرداً بچپن سے لے کر آج تک آپ کی ہر قسم کی مدد اور ناز و نعمت اور لطف و کرم سے بہرہ ور ہو کر ممنون احسان ہوں اس کتاب کی تالیف میں آپ نے بفضلہ تعالیٰ خاص مدد کی ہے اور بعض مضامین کے مدو جزر میں اپنا قیمتی وقت خرچ کر کے ہمیں ناصران دین متین میں منسلک کیا ہے"

(.... احمد جلد ہفتم ص 72، 73)

غرض یہ تھے ہمارے بزرگ سردار عبد الرحمان صاحب مہر سنگھ جن کی سوانح اور خدمات کی ایک ہلکی سی جھلک اس مضمون میں دکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

اے خدا بر تربت او ابرِ رحمتہا ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

آج حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا جانشین اور حضرت مولوی نور الدین اور حضرت مرزا محمود احمد اور حضرت مرزا ناصر احمد کا نعم البدل حضرت مرزا طاہر احمد امام الرابع ہے اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کا دست و بازو بن کر ان رفقاء کی طرح مقبول خدمات دین و ملت کی توفیق اور ہماری نسلوں کو بھی اس سے متمتع فرمائے۔

بقیہ صفحہ 3

پہلے تین سال کے لئے تھی۔ لیکن بعد ازاں حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ تحریک ایسی نہیں ہے کہ کسی وقت بھی اسے ختم کیا جاسکے۔ چنانچہ تحریک جدید آج بھی جاری ہے اور خدا نے چاہا تو جاری رہے گی۔ اس کے میٹھے پھل ہمیشہ جماعت کو ملتے رہیں گے۔

محترم شیخ صاحب نے اس مضمون میں اور کئی باتیں بتائی ہیں۔ جن میں سے مجلس شوریٰ کا قیام مجلس انصار اللہ مجلس خدام الاحمدیہ مجلس اطفال الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ کا قیام ہے۔ اسی طرح شعبہ قضاء کا قیام اور اس کے علاوہ دیگر نظارتوں کا قیام جن میں زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والی ایک نظارت موجود ہے۔

مضمون کے آخیر پر آپ نے لکھا ہے کہ حضرت امام جماعت الثانی کی زندگی اور حضرت صاحب کے کاموں پر بات کرنے کے لئے تو ایک بہت طویل مضمون چاہیے۔ اس مضمون میں صرف چند ایک باتوں کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ حضرت صاحب کی زندگی کا مطالعہ کریں۔ انہیں ہر قدم پر رہنمائی بھی ملے گی اور دل میں جوش اور جذبہ پیدا کرنے والی باتیں بھی سامنے آئیں گی۔

اخبار ٹروتھ میں یہ مضمون حضرت امام جماعت الثانی کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدا تعالیٰ سے ملنے والی پیش خبری کا ذکر کرنے کے لئے لکھا گیا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الملکتی حالات واقعات شخصیات

تاجکستان میں مسلمان حریت پسندوں کے حملے

تاجکستان میں حکومت مخالف اسلامی جماعتوں نے ایک دن کی زبردست لڑائی کے بعد دارالحکومت دوشنبے سے ڈیڑھ سو کلو میٹر دور "گرم" کے ایک اہم علاقے پر قبضہ کرلیا ہے۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ عسکریت پسندوں نے کئی اہم سرکاری عمارات پر بھی قبضہ کرلیا ہے۔ اور عمارتوں کے مکینوں کو گولی مار کر ہلاک یا زخمی کر دیا ہے۔

تاجکستان کی حکومتی فوج نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے علاقے پر بمباری کی۔ حکومتی ذرائع نے بتایا ہے کہ تین گھنٹے تک جاری رہنے والی اس لڑائی میں 30۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ اقوام متحدہ کے فوجی مبصر شہر سے اس وقت باہر نکل گئے جب ان کے ہیڈ کوارٹر کے نزدیک دو بم آکر گرے۔

بی بی سی کے مطابق عسکریت پسندوں کی طرف سے "گرم" کی فتح اس جنگ کا ایک اہم موڑ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کے مخالفین کا شمالی تاجکستان پر کنٹرول ہو گیا ہے۔ اور اب کرغیزستان کی سرحد تک ان کا قبضہ ہے۔ دارالحکومت دوشنبہ جانے والی سڑک پر اب کوئی رکاوٹ نہیں رہی اور معلوم یہی ہو رہا ہے کہ ان کے قدم آگے بڑھیں گے۔

○○○

بحرین کا بائیکاٹ

بحرین نے قطر میں ہونے والی خلیج سربراہ کانفرنس کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ بحرین کے حکمران شیخ عیسیٰ بن سلیمان الخلیفہ نے کہا ہے کہ وہ قطر میں ہونے والی اس سربراہ کانفرنس میں شرکت نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ قطر کے جاسوسوں کی گرفتاری کے بعد بائیکاٹ کے سوا چارہ نہیں رہا۔

ادھر قطر نے بحرین کے ان الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہاں گرفتار ہونے والے دو افراد قطر کے لئے جاسوسی کرتے تھے۔ قطر کی وزارت داخلہ نے کہا ہے کہ بحرین کے الزامات جھوٹے ہیں اور راس کا مقصد قطر میں ہونے والی خلیج سربراہ کانفرنس کو ناکام بنانا ہے جس کی میزبانی قطر کر رہا ہے۔

بحرین کی حکومت خاصے عرصے سے اپنے ملک میں گڑبڑ پر قابو پانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ایک وقت میں ایران پر الزام لگایا گیا تھا کہ وہ بحرین میں گڑبڑ کروا رہا ہے۔ اب قطر پر بھی یہی الزام عائد کیا گیا ہے کہ اس کے افراد بحرین میں قطر کے لئے جاسوسی کرتے تھے۔

بحرین اور قطر کے درمیان اس محاذ آرائی سے خلیج تعاون کونسل میں شریک ممالک کا اتحاد خطرے میں پڑ گیا ہے۔

○○○

جرمنی کی فلسطین کے لئے امداد

جرمنی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ فلسطینی خود مختار علاقوں کے لئے 45 ملین مارک کی امداد دے گا۔ اس امداد کا زیادہ حصہ غزہ کی پٹی میں تعمیر ہونے والے نئے ہوائی اڈے کے لئے ہو گا۔ واضح رہے کہ فلسطین کے صدر مسٹر یاسر عرفات جرمنی سے اس امداد کے حصول کے لئے مذاکرات کرتے رہے ہیں۔ کئی اور ملکوں نے بھی فلسطین کی خود مختار اتھارٹی کے علاقوں کی تعمیر و ترقی کے لئے امداد دینے کے وعدے کر رکھے ہیں۔ لیکن صدر یاسر عرفات کو شکوہ ہے کہ یہ ممالک اپنی امداد بروقت نہیں بھجوا رہے اور بعض وعدے تو ایفاء بھی نہیں کئے جا رہے۔

○○○

پیرس کی زیر زمین ٹرین میں بم دھماکہ

پیرس میں ایک زیر زمین ٹرین میں بم کے دھماکے سے دو افراد ہلاک اور 100 سے زیادہ زخمی ہو گئے۔ پیرس کی حکومت نے اس بم دھماکے کے بعد دارالحکومت میں بھاری پولیس سیکیورٹی دوبارہ عائد کر دی ہے۔ فرانس کے صدر مسٹر جیکوئس شیراک نے بم کے اس دھماکے کو ایک وحشیانہ دہشت گردی قرار دیا ہے۔ تاہم کسی تنظیم نے اس دھماکے کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔

دریں اثناء جرمنی کی خبر رساں ایجنسی ڈی پی اے نے اطلاع دی ہے کہ جس وقت یہ بم دھماکہ ہوا اس وقت سٹیشن پر آگ بجھانے والے کارکنوں نے کارروائی میں حصہ لیا۔ سٹیشن پر بڑی تعداد میں ڈاکٹر بھی پہنچ گئے۔ فرانس کے وزیر اعظم مسٹر ایلین جوپے بھی اطلاع ملنے پر فوراً پہنچ گئے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ دہشت گردوں کی کارروائی ہے۔ فرانس دہشت گردی کی زد میں ہے اور بعض گروپ اس قسم کے واقعات میں مصروف رہتے ہیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 9- دسمبر 1996ء

12-00 رات- جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 تقریر- تربیت اولاد۔ از مو انا عطاء اللہ کلیم۔
2-30 درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (1995)۔
4-00 متفرق پروگرام۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر- کوئز واقفین نو- شیخوپورہ (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 اراؤنڈ دی گلوب- ڈاکومنٹری جامعہ احمدیہ ربوہ۔
8-00 صبح- اردو کلاس- (دوبارہ)۔
9-00 چینی زبان سیکھئے- (دوبارہ)۔
10-00 ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر- واقفین نو- شیخوپورہ
12-00 دوپہر- درس کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (1995)- (دوبارہ)
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام- چلڈرنز کلاس- اطفال اور ناصرات بنڈونگ (25-8-96)
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 9-12-96
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- ٹیبل ٹینس ربوہ بمقابلہ کراچی۔
9-30 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 ترکی پروگرام۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔

منگل 10- دسمبر 1996ء

12-00 رات- جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس۔
2-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
4-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- ٹیبل ٹینس ربوہ بمقابلہ کراچی۔
8-00 صبح- اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 نارویجین زبان سیکھئے- (دوبارہ)۔
9-30 متفرق پروگرام۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 9-12-96 (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 دوپہر- پشتو پروگرام- خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (15-9-95)
1-00 تعلیم دین حق روحانی خزائن۔
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 فرنچ سیکھئے۔
6-00 فرام دی آرکائیوز خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 10-12-96۔
8-00 طبی معاملات- یرقان۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 نارویجین پروگرام (-) اصول کی فلاسفی۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔

بدھ 11- دسمبر 1996ء

12-00 رات- جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات۔
2-30 بیت بازی- ربوہ بمقابلہ سرگودھا۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 10-12-96 (دوبارہ)۔
4-00 فرنچ سیکھئے۔
4-30 حکایات شیریں (نیا)۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 طبی معاملات- یرقان۔
8-00 صبح اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 فرنچ سیکھئے۔
9-30 حکایات شیریں (دوبارہ)۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 10-12-96 (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
12-00 دوپہر روسی پروگرام۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات۔
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس- (دوبارہ)
3-50 بنگلہ پروگرام- خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 عربی زبان سیکھئے۔
6-00 افریقن پروگرام۔
7-00 رات نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 11-12-96۔
8-00 درثمین- حصہ 20۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 فرنچ پروگرام۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ زینب بی بی صاحبہ (والدہ محمود احمد طاہر صاحب کارکن خلافت لائبریری ربوہ) تشویشناک طور پر بیمار ہیں گردے مکمل کام نہیں کر رہے۔ آکسیجن لگی ہوئی ہے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں ان کی شفاء یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم رائے محمد فیروز خان صاحب منگلا چک 152 شمالی سرگودھا ہارٹ اٹیک کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ عشرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم حمید احمد ناصر صاحب عرصہ تین ماہ سے بعارضہ قلب بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اور کراچی کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد منظور احمد خان صاحب لاہور بعارضہ فالج بہت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

تصحیح

○ مورخہ 5- دسمبر 1996ء کے الفضل میں ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دوسری سطر میں "حتی المقدور" پڑھا جائے۔

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

○ 20- دسمبر 96ء بروز جمعۃ المبارک مثالی وقار عمل منایا جا رہا ہے۔ مرکزی ہدایات کے مطابق بھرپور انداز میں عملدرآمد کروا کر جلد رپورٹ ارسال فرمائیں۔

دسمبر 96ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "حضرت سعد بن ابی وقاصؓ" مقرر کی گئی ہے۔ اطفال سے اس کا مطالعہ کروانے کی درخواست ہے۔

(نائب مہتمم اطفال الاحمدیہ)

ضروری اعلان

○ محلہ دارالرحمت غربی میں صدر انجمن احمدیہ کی ملکیتی دو دوکانات کرایہ کے لئے خالی ہیں۔ شرائط اور کرایہ بہت مناسب ہیں ضرورت مند احباب دفتر نظامت جائیداد سے رابطہ فرماویں۔

ناظم جائیداد

اعلان داخلہ

○ De'MONTMORENCY کالج آف ڈینٹسٹری لاہور اور ڈینٹل سیکشن نشتر میڈیکل کالج ملتان نے B.D.S. سال اول میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ ایف ایس سی / بی ایس سی پری میڈیکل کے ساتھ کم از کم ساٹھ فیصدی نمبروں والے درخواست دینے کے اہل ہیں۔ داخلہ فارم وغیرہ De'MONTMORENCY کالج آف ڈینٹسٹری لاہور سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ درخواست فارم وغیرہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 96-12-21 مقرر ہے۔ جو لاہور کے کالج آف ڈینٹسٹری میں جمع ہونگے۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

زندگی دی تو میں اپنی زندگی کو اللہ کی راہ میں وقف کر دوں گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا انہوں نے زندگی تو پہلے ہی خدا کی راہ میں وقف کر رکھی تھی، وہ ایک عظیم آدمی تھے۔ ایک مثالی احمدی تھے۔ وہ جو کہتے تھے اس پر عمل کر کے دکھاتے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ایک نوبل روح ہم سے جدا ہو گئی۔ یہ ایک بڑا صدمہ ہے مگر ہم اللہ کی رضا پر راضی ہیں۔

جنازہ پڑھانے کے بعد حضرت صاحب نے محترم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب کی پیشانی پر ہاتھ رکھ دعا کی اور موصوف کے چہرے پر بوسہ دیا۔

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن نے جو آجکل ربوہ میں ہیں۔ نمائندہ الفضل کو ایک ملاقات میں بتایا کہ ڈاکٹر صاحب کا تعلق صوبہ سرحد سے تھا اور وہ عرصہ دراز سے برطانیہ میں مقیم تھے۔ ان کی عمر قریباً 65 سال تھی وہ نارتھ ریجن کے امیر تھے اور سالہا سال سے یہ خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ وہ کئی سال سے جماعت سپین ویلی (Spen Valley) کے صدر بھی چلے آ رہے تھے مکرم ڈاکٹر صاحب نہایت پرجوش اور کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ جن کا ذکر مثال کے طور پر کئی بار حضرت صاحب نے فرمایا تھا۔ ان کو دعوت الی اللہ کا بڑا سلیقہ تھا اور خدا کے فضل سے علم بھی وسیع تھا۔ اپنے کام کے ساتھ ساتھ بڑی لگن کے ساتھ دعوت الی اللہ کا سلسلہ جاری رکھتے تھے۔

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب برطانیہ کے چوٹی کے سکن Skin سپیشلسٹ تھے۔ ان کی ذات میں خدمت خلق کا جذبہ بڑا نمایاں تھا۔ وہ اور ان کی بیگم صاحبہ وقف عارضی کے لئے خدمت خلق کی نیت سے گیمبیا گئے اور اس عرصہ میں خدمت خلق کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور سینکڑوں افراد کی ہدایت کا سبب بنے۔ اس کے علاوہ روس کے علاقے بیلا روس میں بھی وقف عارضی پر گئے۔ آپ نہایت نیک متقی دیندار اور مالی قربانی میں پیش پیش تھے۔ جماعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 8 - دسمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ ان کی مسٹر نواز سے ملاقات کے دوران مسٹر نواز شریف نے ان کو بتایا ہے کہ انہیں (نواز شریف کو) اچھی طرح معلوم ہے کہ بے نظیر بھٹو کو اقتدار سے ہٹانے کا مقصد مجھے اقتدار میں لانا نہیں بلکہ گیم کچھ اور ہے۔ مرزا اسلم بیگ نے کہا کہ میں نے مسٹر نواز شریف کو مشورہ دیا ہے کہ اس سے پہلے کہ کوئی اور سیاسی جماعت یا سیاسی گروپ اقدام کرے آپ (نواز شریف) کو آگے بڑھ کر خود کوئی اقدام کرنا ہو گا۔

○ پیپلز پارٹی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر آصف علی زرداری آئندہ الیکشن نہیں لڑیں گے۔ ترجمان نے اس خبر کی تردید کی کہ زرداریوں کو ٹکٹ نہ دینے کا کوئی فیصلہ کیا گیا ہے۔ مسٹر آصف زرداری نے کہا ہے کہ غیر قانونی نظربندی کی وجہ سے میں سیاسی سرگرمیاں جاری نہیں رکھ سکتا۔ اس رکاوٹ کے باعث آئندہ انتخابات میں حصہ نہیں لے سکتا۔

○ بے نظیر بھٹو نے الزام لگایا ہے کہ آصف زرداری کو جیل میں زہر دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جیل مینول کے مطابق انہیں سہولتیں نہیں دی جا رہیں۔ وزن کم ہو چکا ہے۔ بے نظیر نے کہا ہے کہ مجھے دھمکیاں دی جا رہی ہیں کہ آصف کو پھانسی دے دی جائے گی انہوں نے کہا کہ پارٹی کو تقسیم کرنے کی کوشش پانی کا بلبلہ ثابت ہوگی۔ غداروں کو کہیں پناہ نہیں ملے گی۔

○ مرتضیٰ بھٹو قتل کیس کے ملزمان پولیس افسروں کی ضمانت کا کیس سپریم کورٹ اسلام آباد میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ تمام ملزمان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ضمانت کی پیشی کے لئے 14۔ دسمبر کو اسلام آباد سپریم کورٹ میں حاضر ہوں۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ صدر نے مستعفی ہونے کا کوئی اشارہ نہیں دیا۔

○ نگران وزیر قانون مسٹر فخر الدین جی ابراہیم نے کہا ہے کہ انتخابی اصلاحات کا آرڈی ننس نواز شریف یا کسی اور سیاستدان کو سیاست سے آؤٹ کرنے کے لئے نہیں لایا گیا۔ مگر جو نادہندہ ہے وہ اسمبلی میں نہیں جائے گا۔ کسی امیدوار کے نادہندہ ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں فیصلہ بینک کرے گا۔ بے نظیر دور کی فہرستوں میں نواز شریف کی اہلیہ اور بچوں کے نام ہیں جبکہ نواز شریف کا دعویٰ ہے کہ وہ ڈیفالٹر نہیں ہیں۔ اگر کوئی نادہند ہوا تو خواہ کتنی ہی بڑی شخصیت ہو اس کے کاغذات نامزدگی مسترد ہو جائیں گے۔ اگر کوئی شخص بعد میں نادہند ثابت ہو گیا تو حلف اٹھانے کے بعد بھی اس کی نشست خالی ہو جائے گی۔

○ میاں نواز شریف نے عام انتخابات سے قبل اپنے خاندان کی ملکیتی کمپنیوں کے ذمہ مختلف بینکوں اور مالیاتی اداروں کے قرض واپس کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ نگران حکومت نے سپریم کورٹ کے روبرو یہ موقف اختیار کیا ہے کہ اسمبلی توڑے جانے کے خلاف قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی اور بے نظیر بھٹو کی درخواستوں کی الگ الگ سماعت سے پہلے نواز شریف کیس پر نظر ثانی کی جائے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ سپریم کورٹ نے نواز شریف کیس کے قابل سماعت ہونے کا فیصلہ موخر کر دیا تھا۔ اب اس بات پر غور کیا جائے کہ یہ کیس بنیادی حقوق کی شرائط پر پورا اترتا ہے یا نہیں۔ چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا کہ کیا سپیکر اور بے نظیر کے کیس سے پہلے نواز شریف کیس پر نظر ثانی چاہتے ہیں؟ اٹارنی جنرل نے کہا کہ مجھے اس پر اعتراض نہیں۔ سپیکر کے وکیل مسٹر افتخار گیلانی نے کہا کہ اگر اٹارنی جنرل کے موکلان کی یہی مرضی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ ہم نواز شریف کیس پر اس حد تک نظر ثانی چاہیں گے جس میں آئینی درخواست قابل سماعت قرار دی گئی۔ چیف جسٹس نے کہا کہ نواز شریف کیس کا فیصلہ 11 ججوں نے دیا تھا۔ موجودہ بنچ تین ججوں پر مشتمل ہے۔ ہم پہلے فیصلے کو اہمیت دینے کے پابند ہیں۔ اٹارنی جنرل نے جواباً کہا کہ ماضی کے فیصلے مقدس نہیں ہوتے کہ ان پر غور نہ ہو۔

○ ایم کیو ایم نے بے نظیر کی درخواست میں فریق بننے کی درخواست دے دی ہے۔ درخواست پر ماورائے عدالت قتل اور ایم کیو ایم کے ارکان کی غیر قانونی نظربندی کے حوالے سے عدالتوں کے احترام کے مسائل اٹھائے گئے ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) نے احتساب کا نیا فارمولا پیش کیا ہے اس کے تحت کہا گیا ہے کہ تمام متوقع امیدواروں کا احتساب الیکشن سے پہلے ہی کر لیا جائے۔ تاکہ صوبائی اور قومی اسمبلیوں کے لئے کلین افراد منتخب ہو سکیں۔

○ ایف آئی اے نے الائیڈ بینک کے صدر شوکت کاظمی کو حراست میں لے کر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا ہے۔ ان پر سابق حکومت کے دور میں بڑے پیمانے پر سیاسی قرضے دینے' بے دریغ بھرتیاں کرنے اور کروڑوں روپے کے قرضے معاف کرانے کا الزام ہے۔ مسٹر شوکت کاظمی نے کہا کہ بینک میں میرے بھی شیئرز ہیں میں کیسے غیر قانونی کام کر سکتا ہوں۔ جس قرضے کے الزام میں مقدمہ درج کیا گیا ہے وہ بینک کے سابق سربراہ خالد لطیف کے دور میں منظور کیا گیا۔ بے نظیر دور میں نہ کسی سیاستدان نے سفارش کی نہ میں نے قرضہ دیا۔

○ ایف آئی اے نے واپڈا پرائیویٹائزیشن کے ایم ڈی عبدالخالق بیگ کو بدعنوانیوں کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے آٹھ سابق ارکان اسمبلی کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے گئے ہیں۔ ان میں جاوید ہاشمی' میاں وحید' میاں منیر' میاں معراج اختر' انعام نیازی' ذوالفقار کھوسہ اور عبیداللہ شیخ شامل ہیں۔ جیوڈیشل مجسٹریٹ نے ایس پی کو خط لکھا ہے کہ وارنٹ گرفتاری کے باوجود ان لوگوں کو اب تک گرفتار کیوں نہیں کیا گیا۔ اگر یہ لوگ 26۔ دسمبر تک گرفتار یا پیش نہ ہوئے تو انہیں اشتہاری قرار دے دیا جائے گا۔ کاغذات نامزدگی مسترد ہو سکتے ہیں۔

○ انتخابی اصلاحات کے مطابق قرضے معاف کروانے والے الیکشن میں حصہ نہیں لے سکتے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق اب تک جو سیاستدان قرضے معاف کروا چکے ہیں ان میں سابق وفاقی وزیر انور سیف اللہ' ہمایوں سیف اللہ' پیر شجاعت حسنین قریشی' صدیق کانجو' تاج محمد خانزادہ' گوہر ایوب اور جعفر لغاری شامل ہیں۔

○ سپریم کورٹ نے اس درخواست کی ابتدائی سماعت شروع کر دی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت کو حکم دیا جائے کہ پہلے مردم شماری کرائے اور اس کے بعد عام انتخابات کا انعقاد کیا جائے۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو کی بیوہ غنویٰ بھٹو نے کہا ہے کہ میں بے نظیر کو بالواسطہ طور پر مرتضیٰ کے قتل کا ذمہ دار سمجھتی ہوں۔ مرتضیٰ کے قتل کے بعد بے نظیر نے ہمارے ساتھ جو سلوک کیا اس کی مثال نہیں ملتی۔ فائرنگ کرنے والے پولیس اہلکاروں کو بھی گرفتار نہ ہونے دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر اس قتل کا الزام صدر لغاری کو دیتی ہیں تو بطور وزیر اعظم انہوں نے اس سازش کا انکشاف کیوں نہیں کیا۔؟

○ غنویٰ بھٹو نے اسلام آباد پہنچ کر مصر شام اور لبنان کے سفیروں سے ملاقات کی۔ یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ عرب سفارت کار بے نظیر اور غنویٰ کے درمیان مصالحتی کردار ادا کر رہے ہیں۔ تاہم غنویٰ کا کہنا ہے کہ بے نظیر سے مصالحت خارج از امکان ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے شیخ رشید نے کہا ہے کہ انتخاب' احتساب یا انقلاب' اس بارے میں جنوری کے پہلے ہفتے میں فیصلہ ہو جائے گا۔ نگران بتائیں کہ انہوں نے کون سی فائل تیار کی۔ اب تک سامنے لائی گئی فائلیں تو بے نظیر حکومت نے نواز دشمنی میں تیار کی تھیں۔ پرمٹ حاصل کرنے والے تین نگرانوں کے نام بھی سامنے آچکے ہیں ان کی پوزیشن کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قوم نواز شریف کو انقلابی لیڈر کے طور پر دیکھنا چاہتی ہے۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ مارشل لاء لگنے کا کوئی امکان نہیں۔ حکومت آئین کی پابند ہے اس سے روگردانی نہیں کر سکتے سپریم کورٹ نے اسمبلی بحال کر دی تو پھر الیکشن کا کوئی جواز نہیں رہے گا۔

○ بھارت نے اگنی میزائیل پر کام روک دیا ہے۔ تاہم آپشن برقرار رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ اگنی میزائیل پر پہلے ہی کامیاب تجربہ کیا جا چکا ہے۔ یہ میزائیل چین کے دارالحکومت بیجنگ اور شنگھائی کو نشانہ بنا سکتا ہے۔ خطرہ محسوس ہوا تو پروگرام دوبارہ شروع کیا جائے گا۔ پارلیمنٹ میں وزارت دفاع نے پروگرام روکنے کی وجوہات بتانے سے انکار کر دیا۔

○ ملک بھر میں ہفتہ 7۔ دسمبر کو پولیو ڈے منایا گیا۔ اور پانچ برس کی عمر تک کے بچوں کو پولیو سے بچاؤ کی دوا کے قطرے پلائے گئے۔

○ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ جمہوریت کے نام پر جاگیرداروں نے آمریت قائم کی۔ اور مفاد اٹھا کر قوم کو مقروض کر دیا۔

○ سول انتظامیہ اور پولیس کے 154۔ افسران کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔ سابق دور کے سفارشی افسران کو او ایس ڈی بنا دیا گیا۔

دعائے اللہ پڑھیے'
دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
تندرستی' طاقت اور توانائی کے لیئے
ہمدردانہ مشورہ' کامیاب علاج
طبِ یونانی کے مایہ ناز ادویہ!
● زدجام عشق خاص ● زدجام عشق
● کحل جاندی کی گولیاں ● نواب شاہی
● شباب آور موتی ● تار جنیری
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون نمبر 212434-211434 (04524)

UNI MARBLE
PLOT NO. 200, ST. NO.1, 1/10-3
INDUSTRIAL AREA ISLAMABAD
EXPORTERS & PROCESSORS
OF ALL KIND MARBLE
SLABS, TILES & POLLISHING
FOR LOCAL AND FOREIGN
ORDERS, PLEASE CONTACT.
TEL: (051) 418600
PRO: ATA UR REHMAN PIRACHA

جدید ڈیزائنوں کے اعلیٰ زیورات بغیر ٹانکے کے بنوانے یا خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی
محمود جیولرز ربوہ
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ
پروپرائیٹر: چوہدری محمود احمد راجپوت
فون دوکان: 212381 رہائش: 212131